السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے استنجاء کرنا جائز نہیں؟ : یار محمد۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہڈی 'لید 'گوبر 'کوئلہ اور کھانے کی چیز سے استنجاء کرنا جائز نہیں۔

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'لید اور ہڈی سے استنجاء مت کرو کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک صحیح حدیث میں ثابت ہے عبداللہ بن مسعود
ہے ''ترمذی (11\1) نسائی (16\1) المشکاة (42\1)-

سے روایت وہ کہتے ہیں کہ روسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'میں تمہارے لیے بچے کے باپ کی طرح ہوں جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پٹھ پھیرو۔ (استنجاء کرنے کے لیے) تین پتھروں کا ابوہریرہ
اور لید و ہڈی سے منع فرمایا۔ اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا "ابن ماجہ (114\1) 'دارمی (138\1) مشکوٰۃ (42\1)-

(کی ترفوع حدیث میں نے ''یا جانورو کی لید و گوبر سے استنجاء کیا تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں ''ابوداوٗد (6\1) مشکوٰۃ (43\1) رویفع بن ثابت

کی رویت لائے ہیں "کہ جنوں کا وفد کے پاس آیا تو انہوں نے آپ سے کہا 'اپنی امت کو لید 'ہڈی اور کوئلے سے استنجاء کرنے سے منع فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہماری ورزی رکھی ہے تو رسول اور امام ابوداوٗد و ابن مسعود
اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ اور کپڑا قابل احترام ہے اس سے بھی استنجاء کرنا جائز نہیں یہ مال کا ضیاع ہے اور اضاعت مال سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اور جب جنوں کے طعام کے ساتھ استنجاء کرنا حرام ہے تو انسانوں کے کھانے کے ساتھ بطریق اولیٰ حرام ہے۔ اور ٹشو پیپر جو اس مقصد کے لیے تیار کیے گئے ہیں استنجاء کرنا جائز ہے۔ البتہ نفع بخش کا غذات کے ساتھ جائز نہیں اس سے اضاعت مال ہے۔ اور چونکہ کاغذوں پر قرآن وسنت اور علوم نافعہ لکھے جاتے ہیں اس لیے ان کے ساتھ استنجاء کرنا سوء ادب ہے۔

لکھائی سے خالی ورق کا بھی احترام کرتے تھے۔ اور شمس الائمہ

استنجاء پتھر اور ڈھیلے کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور پانی کے ساتھ بھی ہے۔ پانی ہی کے ساتھ استنجاء کرنا کوئی واجب نہیں جیسے کہ عام لوگوں کا خیال ہے 'بعض نا سمجھ لوگوں کے سامنے استنجاء بالماء کرنے کا تکلف کرتے جبکہ وہ پتھر سے استنجاء کر چکے ہوتے ہیں جس کا سبب قرآن وسنت سے ناواقفی ہے۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ڈھیلوں اور پانی دونوں سے استنجاء کرنا کیسا ہے؟

پتھروں پر ہی کفایت کرتے تھے۔ یا پھر صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ اور وہ حدیث جس میں آتا ہے کہ اہل قباء پتھروں تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ دونوں کا جمع کرنا مستحب نہیں اور دین میں غلو ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ اور صحابہ اور دونوں کا استعمال کرتے تھے۔ یا پھر صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ اور وہ حدیث جس میں اہل قباء پتھروں اور پانی دونوں کا استعمال کرتے تھے 'تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی {فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ} [التوبة: 108] تو وہ ضعیف الاسناد ہے اور نا قابل احتجاج ہے۔ امام نووی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر

امام ابن کثیر نے سورۃ توبہ (2 390) کی تفسیر میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ہے اور وہ پتھروں کے ذکر کے بغیر ہے۔ اسی لیے امام ابوداوٗد نے اسے باب الاستنجاء بالماء میں وارد کیا ہے (1-7) (رقم 44) اس کے شوہد بکثرت ہیں جن میں ذکر پتھروں اصل حدیث ابوداوٗد وغیرہ میں بروایت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا 'یہ آیت ''اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں'' (التوبة: 108)۔ کہتے ہیں کا ذکر نہیں 'صحیح حدیث کے لفظ یہ ہیں ''ابوہریرہ کہ وہ پانی سے استنجاء کرتے تھے اس لیے یہ آیت ان کے بارے میں اتری۔

جو امام بیہقی (1-106) میں میں کہتا ہوں: عربوں کی یہ عادت تھی وہ صرف پتھروں پر اکتفاء کرتے تھے اور قباء والے صحابہ صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے تو اللہ نے ان کی مدح فرمائی۔ اور وہ حدیث علی بن ابی طالب نے فرمایا 'ان کا پاخانہ بمشکل مینگنی کے ہوا کرتا تھا۔ اور بمثل گوبر کے اس لیے تم پتھروں کے بعد پانی استعمال کرو یہ موقوف ہونے کے ساتھ غیر صحیح ہے۔ عبدالمالک بن عمر بسند عبدالمالک بن عمر لائے ہیں کہ علی بن ابی طالب '' نے 'باب الجمع فی الاستنجاء بین المسح بالاحجار والغسل بالماء سے براہ راست روایت نہیں کرتا 'اور مدلس بھی ہے سماعت کی تصریح بھی نہیں کی امام بیہقی کے درمیان انقطاع ہے 'علی اور علی

(کی حدیث کے اور جیسے معلوم ہوا ضعیف ہے۔ مراجعہ کریں الجوہر السقی(105 1) تمام المنۃ (ص :65 میں متعدد احادیث ذکر کی ہیں 'لیکن اس سے کسی بھی روایت میں پتھروں کا ذکر نہیں سوائے علی

تو مسلمان کے لیے فعل رسول ﷺ سے روگردانی مناسب نہیں لیکن یہاں کچھ حدیثیں ہیں جس سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پتھروں سے استنجاء کرتے پھر پانی سے۔ جیسے امام ابوداوٗد نے (برقم :45) ابوہریرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے جاتے تو میں آپ کے لیے برتن 'لوٹے میں پانی لاتا آپ استنجاء کرتے 'ابوداوٗد کہتے ہیں وکیع کی حدیث میں ہے پھر آپ اپنا ہاتھ زمین پر ملتے پھر میں دوسرا برتن پانی کا لاتا تو آپ وضو کرتے۔

سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور میرے ساتھ میرے جیسا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھالاتے تو آپ پانی سے استنجاء کرتے۔ اور صحیحن نے انس

پانی لے کر قضائے حاجت اور انس بن مالک ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کی جگہ آکر پانی سے استنجاء کرتے اس لیے ضروری ہے کہ آپ پہلے پتھر ڈھیلے سے صفائی کر چکے ہوتے یا پھر ابوہریرہ والی جگہ میں داخل ہوتے جو ممکن نہیں کیونکہ نبی ﷺ کا کثیر الحیاء ہونا ثابت ہے اور سخت پردہ کیا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں :پتھر اور پانی کو جمع کرنے پر یہ استدلال بعید ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص297

محدث فتویٰ